احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 27 جون 2012ء

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 27 جون 2012ء 6 شعبان 1433 ہجری 27 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 149

انفاق فی سبیل اللہ میں حصہ

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔ تو کہہ دے کہ تم (اپنے) مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرنا چاہو تو والدین کی خاطر کرو اور اقرباء کی خاطر اور یتیموں کی خاطر اور مسکینوں کی خاطر اور مسافروں کی خاطر اور جو نیکی بھی تم کرو تو اللہ یقیناً اس کا خوب علم رکھتا ہے۔ (البقرہ:216)

اخلاق عالیہ صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اداسی کی وجہ

حضرت طلحہؓ کو ایک دفعہ اداس دیکھ کران کی اہلیہ نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے دراصل میرے پاس ایک بڑی رقم جمع ہوگئی ہے اور میں اس فکر میں ہوں کہ اسے کیا کروں۔ اہلیہ نے کہا۔ اسے تقسیم کروا دیجئے۔ آپؓ نے اسی وقت اپنی لونڈی کو بلایا اور چار لاکھ کی رقم اپنی قوم کے مستحقین میں تقسیم کرادی۔

حضرت طلحہؓ بنوتمیم کے تمام محتاجوں اور تنگ دست خاندانوں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ لڑکیوں اور بیوگان کی شادیوں میں ان کی مدد کرتے۔ مقروضوں کے قرض ادا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے کسی کو یہ شعر پڑھتے سنا کہ یعنی میرا ممدوح ایسا شخص تھا کہ دولت وامارت اسے اپنے دوست کے اور قریب کر دیتی تھی۔ جب بھی اسے دولت وفراخی نصیب ہوتی اور غربت وفقر اسے اپنے دوستوں سے دور رکھتے یعنی کبھی تنگی میں بھی سوال نہ کرتے۔ حضرت علیؓ نے یہ شعر سنا تو فرمایا ''خدا کی قسم! یہ صفت حضرت طلحہؓ میں خوب پائی جاتی تھی''۔

(سیرت صحابہؓ از حافظ مظفر احمد ص198)

اونٹوں پر لدا مال غربا میں تقسیم

حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مدینہ میں قحط پڑ گیا۔ حضرت عثمانؓ کا تجارتی قافلہ سب سے پہلے مدینہ پہنچا۔ اونٹوں کی قطاریں گلہ سے لدی ہوتی تھیں۔ مدینہ کے تمام تاجر اکٹھے ہو کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا بیشک منہ مانگا منافع لے لیں اور یہ قافلہ ہمیں بیچ دیں۔ دس ہزار درہم کی مالیت پر بارہ ہزار درہم کی پیشکش تھی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ نفع ملتا ہے۔ میں اتنے میں نہیں دے سکتا۔ کسی نے کہا پندرہ ہزار درہم دیتے ہیں۔ یہ غلہ ہمیں بیچ دیں۔ انہوں نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔ مدینہ کے تاجر حیران تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب مدینہ کے باسی ہیں اس سے بڑی بولی آپ کو کس نے دی اور کون ہے جو اس سے زیادہ آپ کو دے رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا وہ میرا خدا ہے جو ایک درہم کے مقابلہ پر مجھے دس درہم کی نوید سناتا ہے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اعلان کر دیا کہ میں ان تمام اونٹوں پر لدا ہوا مال مدینہ کے غربا کے لئے وقف کرتا ہوں۔ (سیرت صحابہ رسول ﷺ ص95 از حافظ مظفر احمد)

نفع مند سودا

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! فلاں شخص کا ایک کھجور کا درخت ہے اور میں اپنی دیوار کی ٹیک اس سے لگانا چاہتا ہوں۔ آپ اس سے کہہ دیں کہ وہ مجھے کھجور کا وہ درخت دے دے تا میں اپنی دیوار کو ٹیک لگا سکوں۔ آپؐ نے اس آدمی سے کہا کہ جنت کے کھجور کے درخت کے عوض اسے دے دو۔ اس نے انکار کر دیا۔ جب حضرت ابودحداحؓ تک یہ بات پہنچی تو آپ اس شخص کے پاس گئے اور کہا تم اپنا یہ کھجور کا درخت میرے کھجور کے باغ کے عوض مجھے دے دو۔ چنانچہ اس آدمی نے یہ سودا منظور کر لیا۔ پھر آپ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اس آدمی سے وہ کھجور کا درخت اپنے باغ کے عوض خرید لیا ہے۔ آپؐ اس درخت کو اسی ضرورتمند کو عنایت فرمائیے۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ابودحداح کے لئے کھجور کے کتنے بڑے اور بھاری خوشے ہیں۔ رسول اکرمؐ نے اس بات کو کئی دفعہ دہرایا۔ حضرت ابودحداحؓ یہ بات سن کر اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور کہا۔ اس باغ سے نکلو کہ میں نے یہ باغ جنت کے کھجور کے عوض بیچ دیا ہے۔ بیوی نے بھی کہا بڑا نفع مند سودا ہے۔ (حیاۃ صحابہ جلد4 ص182)

پریس ریلیز

کراچی میں ایک احمدی پر قاتلانہ حملہ

24 جون 2012ء کو کراچی میں ایک احمدی مکرم اسلم بھٹی صاحب کو قاتلانہ حملے میں شدید زخمی کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم اسلم بھٹی صاحب اپنی دکان پر موجود تھے کہ دو نامعلوم حملہ آور ان کی دکان میں داخل ہوئے جنہوں نے اسلم بھٹی کی شناخت کے بعد انتہائی قریب سے ان پر گولیاں چلائیں۔ دو گولیاں ان کے ہاتھ پر لگیں جبکہ دو گولیوں نے ان کے جبڑے اور کندھے کو نشانہ بنایا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ ڈاکٹرز نے حالت بہتر ہونے پر آپریشن کا فیصلہ کیا ہے۔ اسلم بھٹی کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی۔ انہیں محض احمدی ہونے کی بنا پر نشانہ بنایا گیا۔

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہ واقعہ محض انفرادی دہشت گردی کا نہیں بلکہ ایک منظّم کوشش کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس واقعہ کا نوٹس لے اور مجرموں کو سخت سزا دلوائے۔ شرپسند عناصر احمدیوں کو مختلف ذرائع سے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک صرف کراچی میں 11 احمدیوں کو عقیدہ کی بنیاد پر قتل کیا جا چکا ہے۔ سال 2012 کے آغاز میں احسن کمال صاحب کو منظور کالونی میں قتل کیا گیا تھا۔ ترجمان نے کہا خوف کی اس حالت نے احمدیوں کے لئے معمول کی زندگی جینا ناممکن بنا دیا ہے۔

مکرم اسلم بھٹی صاحب تین بیٹیوں کے باپ ہیں ان کی سب سے چھوٹی بیٹی کی عمر صرف 18 ماہ جبکہ بڑی بیٹی چار سال کی ہے۔ ان کے اہل خانہ اس واقعہ کے بعد انتہائی پریشان ہیں۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے اسلم بھٹی پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے کا، نیز جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے کی منظّم کوشش کو قانون کے تحت روکنے کا مطالبہ بھی کیا ہے

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

بابرکت دوریاں جو خدا کی خاطر اختیار کی گئیں

ایک باپ اور بیٹے کی کہانی جو خدمت دین کے لئے زندگی کا اکثر حصہ جدا رہے

میرے والد محترم مولانا محمد منور صاحب (سابق امیر و مربی انچارج کینیا، تنزانیہ، فلسطین، نائیجیریا) کی وفات 18 نومبر 1995ء کو ربوہ میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ وفات کے بعد ابا جان کے میدان عمل کے ساتھیوں میں سے مکرم مولانا جمیل الرحمان رفیق صاحب، مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب (حال لندن) اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ابا جان کی سیرت اور حالات پر مضامین لکھے جو روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے۔

مجھے بھی گاہے گاہے میرے دوست احباب اس طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں کہ میں بھی ابا جان کے حالات و واقعات اور ان کی زندگی کے نمایاں پہلوؤں کے بارہ میں کچھ لکھوں۔ لیکن میرے لئے مشکل یہ ہے کہ ہم دونوں باپ بیٹے کی زندگی جدائیوں اور دوریوں سے عبارت ہے۔ میری پیدائش سے چند ماہ پہلے ابا جان اعلائے کلمہ حق کے لئے اپریل 1948ء میں نیروبی (کینیا) چلے گئے تھے۔ جب وہ رخصت پر واپس آئے تو میری عمر اُس وقت ساڑھے چار سال تھی۔ ابا جان کی آمد پر میری دادی جان نے مجھے محلّہ کے چند لڑکوں کے ساتھ کھڑا کر دیا اور ابا جان سے کہا کہ اپنا بیٹا ان میں سے پہچان لو۔ ابا جان نے مجھے پہچان لیا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ ساڑھے چار سال کی عمر میں مَیں نے پہلی دفعہ باپ کا محبت بھرا لمس محسوس کیا۔

کینیا سے واپس آنے کے جلد بعد ابا جان کی دوسری شادی کی تیاریاں شروع ہوگئیں اور ابا جان کی کزن (جو خالہ زاد بھی تھیں اور چچا زاد تھی) محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ سے ان کی شادی ہوگئی۔ مجھے بھی وہ شادی یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ میں نے اس شادی پر تالی بجا کر خوشی کا اظہار کیا تھا کہ آج میرے ابا جان کی شادی ہے۔ میری امی جان بتایا کرتی تھیں کہ انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے میری دوسری والدہ کو دلہن بنا کر اس شادی کے لئے تیار کیا تھا۔

ابا جان کی اس دوسری شادی کے بعد ہم لوگ بذریعہ بحری جہاز کینیا چلے گئے۔ (یعنی ابا جان، دو مائیں اور خاکسار) پہلے نیروبی پھر کسوموں اور پھر نیروبی ابا جان کی ڈیوٹی رہی۔ ہمارا یہ عرصہ آٹھ سال پر محیط تھا۔ جس کے بعد 14 جولائی 1960ء کو نیروبی سے ممباسہ کے لئے اور 17 جولائی کو ممباسہ سے کراچی کے لئے چلے۔ یہ بھی بحری جہاز S.S Karanja کا سفر تھا۔ 27 جولائی کو ہم لوگ کراچی پہنچے۔

کینیا کا یہ جو آٹھ سال کا قیام تھا اس میں بھی ابا جان سے کم کم سامنا اور ملاقات ہوتی تھی۔ صبح سویرے میں سکول چلا جاتا تھا اور ابا جان مشن ہاؤس چلے جاتے۔ صرف دوپہر کا کھانا کھانے کوئی ایک آدھ گھنٹے کے لئے آتے اور پھر واپس مشن ہاؤس اور پھر رات نماز عشاء کے بعد گھر آتے۔ جب تک میں سو چکا ہوتا۔ اگلے دن پھر یہی Routine جو آٹھ سال جاری رہی اور ہم دونوں میں بے تکلفی بلکہ ضروری قربت بھی نہ ہوسکی۔

1960ء میں رخصت گزارنے کے بعد ابا جان اکیلے واپس نیروبی چلے گئے۔ ہم یہاں ربوہ کے محلّہ فیکٹری ایریا میں دو مائیں اور دو بچے (خاکسار اور میری ہمشیرہ عزیزہ امتہ النور طاہرہ صاحبہ) پانچ مرلہ کے ایک مکان میں شفٹ Settle ہوگئے۔ اکیلے رہ کر جب ابا جان کو میدان عمل میں کھانے اور دیکھ بھال وغیرہ کی مشکل ہوئی تو مرکز میں درخواست بھجوائی کہ فیملی بھی کینیا بھجوا دیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ارشاد فرمایا کہ بیوی ایک جائے گی۔ بچہ کوئی نہیں جائے گا۔ چنانچہ جب دفتر نے ابا جان سے پوچھا کہ کون سی بیوی آپ کے پاس بھجوائی جائے تو انہوں نے چھوٹی بیگم کو بھجوانے کی درخواست کی اور میں خود کراچی جا کر انہیں بذریعہ بحری جہاز الوداع کر کے آیا۔

محترم ابا جان اور دوسری والدہ کا میدان عمل سے آنا اور رخصت گزار کر واپس جانا سالہا سال جاری رہا۔ اسی دوران 1969ء میں میری شادی ہوگئی۔ شادی کے تین ماہ بعد میں نے بی اے کا امتحان دے دیا۔ 1971ء میں ایم اے کیا اور مجلس نصرت جہاں کے تحت اپنی خدمات پیش کر دیں۔

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے میری تمام کمزوریوں اور نالائقیوں کے باوجود میرا وقف قبول فرمایا اور احمدیہ سیکنڈری سکول، روکوپر (سیرالیون) کے لئے میرا تقرر ہوگیا۔ یکم نومبر 1975ء کو میں سیرالیون پہنچا۔ اُس وقت وہاں محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب بطور امیر و مربی انچارج کام کر رہے تھے۔

گویا اب حالات ایسے تھے کہ ابا جان 1948ء سے مشرقی افریقہ میں، خاکسار 1975ء سے مغربی افریقہ میں۔ پہلے تین سال (1975ء تا 1978ء) میں سیرالیون میں اکیلا رہا۔ فیملی پاکستان میں تھی۔ اکتوبر 1978ء میں رخصت پر آیا۔ دسمبر 1978ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہوا اور فیملی سمیت (اہلیہ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ اور تین بیٹیاں عزیزہ عابدہ صدیقہ، عزیزہ شاہدہ طیبہ، عزیزہ جمیلہ منورہ) واپس سیرالیون چلا گیا۔ راستہ میں ہم لوگ ابا جان کے پاس نیروبی رُکے۔ تقریباً 10 دن وہاں نیروبی میں گزار کر آگے سیرالیون روانہ ہوگئے۔

پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جب میں سیرالیون سے رخصت پر پاکستان آتا تو ابا جان کینیا میں ہوتے یا تنزانیہ میں اور جب وہ رخصت پر پاکستان آتے تو میں سیرالیون میں ہوتا۔ اس طرح آنا جانا لگا رہا۔

محترم ابا جان کی آخری تقرری بطور امیر و مربی انچارج نائیجیریا تھی اور وہاں سے آپ احمدیہ جماعت نائیجیریا کا وفد لے کر سپین کی بیت بشارت کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہوئے۔ نائیجیریا میں آپ کا قیام 7 ماہ کے قریب تھا۔ پھر اپنی بیماری اور کمزوری صحت کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شفقت سے مستقل واپس پاکستان آ گئے اور وفات تک ربوہ میں رہے۔ یہ 1982ء کی بات ہے۔

میں جب 1981ء میں پاکستان رخصت گزار کر واپس سیرالیون گیا تو حالات کچھ ایسے بن گئے کہ مجھے مسلسل 9 سال سیرالیون میں رہنا پڑا اور پھر رخصت پر 15/اگست 1990ء کو مع فیملی ربوہ پہنچا۔

جنوری 1979ء کے بچھڑے ہوئے ہم باپ بیٹا 15/اگست 1990ء کو بارہ سال کی مسلسل جدائی کے بعد ربوہ میں ملے اور 1995ء میں ابا جان اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ایسے حالات میں میدان عمل میں ابا جان کے ایمان افروز واقعات اور خدمات پر کچھ نہ لکھ سکنا میری معذوری سمجھا جائے۔

ہاں یہ بات مسلمہ ہے کہ ہم کُل پانچ افراد خانہ تھے۔ ابا جان، دو مائیں، ایک میری چھوٹی بہن عزیزہ امتہ النور طاہرہ اہلیہ برادرم محترم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار۔ ہم پر ایک وقت ایسا بھی تھا کہ ہم 5 افراد خدا تعالیٰ کے فضل سے چار ملکوں میں خدمت دین کے کام کیلئے بکھرے ہوئے تھے اور اپنی اپنی جگہ بہت خوش کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں خدمت کے لئے چُن لیا ہے۔

ابا جان اور دوسری والدہ مشرقی افریقہ تھے۔ میری حقیقی والدہ ربوہ کا گھر سنبھالے ہوئے تھیں۔ عزیزہ امتہ النور اپنے میاں کے ساتھ گھانا میں خدمت پر تھی اور خاکسار اپنی فیملی کے ساتھ سیرالیون میں تھا اور مزے کی بات یہ ہے کہ کبھی کسی نے اداسیوں اور جدائیوں کا تذکرہ کر کے دوسروں کو پریشان کرنے کا نہیں سوچا۔ بلکہ ابا جان نے تو مجھے لکھا کہ اس وقت صحت ہے۔ خدمت کا موقع میسر ہے۔ کام میں لگے رہو اگر ملنے آ بھی گئے تو جدائی کے سالوں کی گنتی پھر ایک دو سے شروع ہو جائے گی۔ اب اگر دس، گیارہ اور بارہ کی گنتی چل رہی ہے تو چلنے دو۔

ایک احسان خدا تعالیٰ کا مجھ پر یہ ہوا کہ میرے 15 سالہ قیام سیرالیون کے دوران اللہ تعالیٰ نے میرے والدین کو زندگی عطاء کئے رکھی اور میرے سیرالیون سے واپس آنے کے بعد پہلے امی جان جون 1992ء میں فوت ہوئیں اور پھر نومبر 1995ء میں ابا جان نے رحلت فرمائی۔ جامع المتفرقین نے آخرکار ہمیں باہم ملا دیا اور ملاقات کے آخری سال ہم نے ایک دوسرے کو جی بھر کر دیکھا اور اداسیاں دور کر لیں۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

مہمانوں کا خیال رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بھی ہمیں نظر آتا ہے آپ سادہ اور بے تکلف طریق پر مہمانوں کی خدمت کرتے تھے یہاں بھی سادہ اور بے تکلف طریق پر مہمان کی خدمت ہونی چاہئے اور اس خیال سے اور اس نیت سے ہونی چاہئے کہ وہ ہمارے مہمان ہیں، ہمارے آقا کے مہمان ہیں اور ان کے حقوق ان حقوق سے بہرحال زائد ہیں جو ایک عام مہمان کے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قرآن کریم میں بیان کیا ہے یا نبی اکرم ﷺ نے ان کے متعلق ہدایت دی ہے غرض اس جذبہ خدمت کے ماتحت ایک احمدی کو رضا کار کی حیثیت سے ان مہمانوں کی خدمت کرنی چاہئے کہ ایک طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور اس مہمان نوازی کا بھی شکریہ ادا ہو جائے کہ اس نے فرمایا ہے کہ دیکھو میں نے تمہارے حق کو قائم کر دیا ہے بلکہ حق سے زائد احسان کی تمہارے بھائیوں کو تعلیم دی ہے میں نے ان سے تمہارے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے کہا ہے میں نے لوگوں کے اموال میں تمہارا حق رکھ دیا ہے تاکہ تمہیں یہ احساس نہ ہو کہ کوئی ہم پر احسان کر رہا ہے میں نے ان سے تو کہا کہ وہ تم پر احسان کریں یعنی جو تمہارا حق ہے اس سے بھی زائد دیں اور تمہارے لئے اس خدمت کو حق کہہ دیا تاکہ تمہاری عزت نفس محفوظ رہے کہ جب کوئی مہمان کسی کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو یہ خدمت اس مہمان کا حق ہے جو وہ وصول کر رہا ہے وہ اس سے خیرات نہیں مانگ رہا یعنی مال خرچ کرنے والے کے مال کا جو حصہ مہمان پر خرچ ہو رہا ہے وہ خرچ کرنے والے کا حق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے وہ مہمان کا حق ہے اور مہمان کا حق اس کو دے دو۔

(خطبات ناصر جلد 2 ص 445)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

قسط نمبر 41

عربی ویب سائٹ پر بعض تبصرے

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے اس وقت MTA-3 العربیة پر 24 گھنٹے عربی زبان میں مختلف پروگرام چل رہے ہیں۔ اسی طرح کئی عرب احمدی ای میل اور اپنے بلاگز وغیرہ سے دعوت الی اللہ کر رہے ہیں اور ویب سائٹ پر سوالات اور دیگر مواد سے بھی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ایسی صورتحال میں یہ کہنا تو مشکل ہے کہ کسی نے جماعت کی صرف ویب سائٹ ہی دیکھی ہو اور احمدیت کے بارہ میں تحقیق کے دوران ایم ٹی اے العربیہ نہ دیکھا ہو، یا اس کے برعکس ایم ٹی اے العربیہ دیکھا ہو اور ویب سائٹ کے مواد سے بے خبر ہو،اس لئے لوگوں کے تبصرہ جات میں ٹی وی پروگرامز اور ویب سائٹ وغیرہ سب کا مجموعی بیان ہوتا ہے۔ذیل میں چند ایسے تبصرے پیش ہیں جن میں ویب سائٹ کا بھی نمایاں طور پر ذکر آیا ہے:

ویب سائٹ بہت پسند آئی

✿......مکرم طارق نصیر صاحب اُردن سے لکھتے ہیں:

احمدی بھائیو، السلام علیکم۔ میں کسی وجہ سے ایک دینی مسئلہ کو ویب سائٹوں کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتفاق سے آپ کا ویب سائٹ بھی دیکھنے کا موقع ملا جو مجھے بہت پسند آیا اور بار بار اسے پڑھا اور حیران رہ گیا کہ آپ کی جماعت قرآن کریم کی حفاظت پر کمربستہ ہے۔اس کی تحریرات میں جگہ جگہ رسول کریم ﷺ کی محبت بھری پڑی ہے۔آپ ساری امت کے لئے جو علمی کام کر رہے ہیں اس کو دیکھ کر میں بھی اپنے آپ کو آپ کی جماعت کا ہی ایک فرد محسوس کرتا ہوں اور ایسا لگتا ہے کہ میری گمشدہ چیز مجھے واپس مل گئی ہے۔

ساری کتابیں ڈاؤن لوڈ کرلی ہیں

✿......روزیار غازی محمد صدیق، کردستان (عراق) کے اہم صحافی ہیں انہوں نے بذریعہ فون بتایا:

میں آپ کے چینل کی نشریات دیکھتا رہتا ہوں اور خدا کے فضل کے بعد آپ کے چینل پر نشر ہونے والے پروگرامز کی وجہ سے میں خود کو آپ کی جماعت کا ایک فرد سمجھتا ہوں۔ہم نے جماعت کی عربی ویب سائٹ سے اکثر مضامین اور کتب ڈاؤن لوڈ کرلی ہیں اور ان کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں حضرت امام مہدی کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور میرے ساتھ میری بیوی بھی بیعت کرنا چاہتی ہے۔اسی طرح میرے تین بھائی اور ایک کزن بھی جو کہ انجینئر ہے بیعت کے خواہاں ہیں۔

✿......مکرم رضا الزیانی صاحب تیونس سے تحریر کرتے ہیں: خدا کی قسم مجھے آپ سے خدا کی خاطر محبت ہے اور جب سے مَیں نے بیعت کی ہے اپنے اندر خدا تعالیٰ کے افضال وبرکات کا نمایاں طور پر مشاہدہ کر رہا ہوں۔ جب سے آپ لوگوں نے عیسائی پادریوں کے جواب دینے شروع کئے مجھے آپ کے پروگرام نے کھینچا اور آپ کے دلائل اور انداز گفتگو نے مجھے قائل کیا اور میرا روز کا معمول ہوگیا کہ ایم ٹی اے دیکھوں۔ میں نے انٹرنیٹ پر موجود ساری کتابیں ڈاؤن لوڈ کر کے مطالعہ کرلی ہیں۔ میں اپنے آپ کو احمدی سمجھنے لگا تھا لیکن جب سے یہ پتہ چلا ہے کہ باقاعدہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت ضروری ہے تو میں نے بیعت کرلی ہے۔

ویب سائٹ کا اثر

✿......مکرم محمود صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں:

عید کے مبارک موقع پر تمام دنیا کے احمدیوں اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حفظہ اللہ کی خدمت میں پُرخلوص مبارکباد عرض ہے۔ مجھے آپ کی خاکساری اور خطبوں میں استقلال اور دینی گفتگو اور دوروں نے بہت متاثر کیا ہے۔

جو شخص جماعت کے افکار کا علم رکھتا اور اس کی کتابیں پڑھتا اور اس کی ویب سائٹ کا مطالعہ کرتا ہے اس کے دل میں برکت کی روح ڈالی جاتی ہے اور اس پر ہدایت کی روشنی منکشف ہو جاتی ہے۔ اور وہ خدا اور اس کے دین اور اس کی مخلوق کی محبت میں بڑھتا جاتا ہے، اور اس کا سینہ اپنے اردگرد کے مسلمانوں اور غیروں سب کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے۔اے خدا تو حق اور حق کی تائید کرنے والے ہر شخص کی نصرت فرما اور ہر طالب حق وہدایت کے دل میں حق کی شعاع پیدا فرما اور ہر اس شخص کی مدد فرما جو امن وسلامتی اور محبت کا پیغام دیتا ہے اور ہر گمراہ کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے۔آمین

ویب سائٹ دیکھنے پر خدا کا شکر

✿......مکرم سلطان الکھیی صاحب جن کا اصل وطن چیچنیا ہے اور اس وقت آسٹریا میں مقیم ہیں، عربی زبان جانتے ہیں لہٰذا انہوں نے عربی زبان میں اپنے خط میں لکھا:

آپ کی ویب سائٹ پر کیا ہی خوبصورت تفسیر قرآن پڑھنے کو ملی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اس سائٹ کی طرف میری راہنمائی کی تا کہ اس روحانی کلام سے لذت اٹھاؤں۔ یہ انسانی کلام نہیں ہے۔ اس میں ایسی روحانیت ہے جو دلوں کو زندہ کرتی ہے۔ واللہ اس پُرلطف کلام سے بڑھ کر کوئی چیز دل کو لبھانے والی نہیں۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ روسی زبان میں بھی ایسی سائٹ تیار کریں کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے چیچنیا کے ہم قوم بھائی بھی کثیر تعداد میں اس عظیم انسان کو پہچانیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کس طرح مدد فرمائی ہے۔

ربّانی علوم کا سمندر

✿......مکرم احمد ہنیّس صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں:

جب سے مجھے آپ کی ویب سائٹ کا پتہ چلا ہے میں اس کا دیوانہ ہوکر رہ گیا ہوں۔ ربانی علوم کے اس سمندر سے اپنی پیاس بجھا رہا ہوں اور دن بدن اس بات پر میرا یقین بڑھتا جا رہا ہے کہ آپ لوگ ہی حق پر ہیں۔ لہٰذا میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

مطالعہ اور بیعت

✿......مکرمہ نسیبہ صاحبہ از دمشق اپنے بیعت کے تفصیلی واقعہ میں لکھتی ہیں:

میں نے جماعت کی ویب سائٹ دیکھی اور اس پر موجود کتابوں کا مطالعہ کیا اور خدا تعالیٰ کی توفیق اور میری خوش قسمتی سے سب سے پہلے میں نے کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کا مطالعہ کیا، پھر ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''مکتوب احمد'' کا مطالعہ کیا اور اس کے علاوہ ویب سائٹ پر موجود کچھ اور مضامین پڑھے۔خصوصاً ختم نبوت کے بارہ میں تفصیل سے پڑھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری تسلی کرا دی۔ میں نے ان کتب اور مقالات اور قصائد کا مطالعہ جاری رکھا اور ایم ٹی اے کے پروگرامز بھی دیکھتی رہی حتی کہ خدا تعالیٰ نے چھ ماہ بعد مجھے اس مبارک جماعت میں شمولیت کی توفیق دے دی۔

بیعت کے بغیر چارہ نہ رہا

✿......مکرمہ حیاۃ حرز اللہ صاحبہ از تیونس لکھتی ہیں:

مجھے شروع سے ہی دینی لگاؤ ہے۔اسی نقطہ نظر سے صوفیاء اور علماء کی کتب پڑھتی رہتی ہوں۔لیکن کوئی خاص اندرونی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔صوفیاء کی جماعت میں چار سال شامل رہی لیکن کوئی روحانی فائدہ نہ ہوا۔اسی دوران ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت سے تعارف ہوا اور جب انٹرنیٹ پر جماعت کی ویب سائٹ سے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھیں تو کیفیت بدل گئی اور بیعت کے بغیر چارہ نہ رہا۔ میری سب سے بڑی خواہش وصال الٰہی ہے۔ براہ کرم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے روحانی ترقی نصیب فرمائے۔اگر تیونس میں جماعت موجود ہے تو میری خواہش ہے کہ ان سے رابطہ ہو۔ اللہ تعالیٰ حضور کے ہاتھ پر جلد ساری دنیا پر غلبہ اور فتح عطا فرمائے۔آمین۔

الأزہر کے لئے وثیقہ کی تیاری

2004ء کے آخر میں جماعت احمدیہ کبابیر کے ایک قدیم مخلص احمدی مکرم ابراہیم اسعد عودہ صاحب کو مصر کے شہر اسکندریہ میں کسی موضوع پر لیکچر کے لئے بلایا گیا۔انہوں نے وہاں پر شیخ الأزہر محمد سید الطنطاوی سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تو منتظمین نے اس ملاقات کا انتظام کردیا۔شیخ الأزہر سے ملاقات کے دوران ابراہیم اسعد عودہ صاحب نے انہیں جماعت کا تعارف کروایا اور ان سے کہا کہ اگر آپ پسند فرمائیں تو مختلف استفسارات کے جوابات دینے اور اپنے عقائد کے بارہ میں غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے جماعت کا ایک وفد بھی آپ کے پاس بھیجا جاسکتا ہے۔ شیخ الأزہر نے رضامندی کا اظہار کیا۔ چنانچہ حضور انور سے اجازت اور راہنمائی میں ایک وفد تشکیل دیا گیا جو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھا: مکرم محمد شریف عودہ صاحب (رئیس الوفد) مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب، مکرم ابراہیم اسعد عودہ صاحب از کبابیر اور مکرم محمد منیر ادلبی صاحب از شام۔

اس وفد نے فروری 2005ء میں مصر میں شیخ الأزہر سے ملاقات کی۔انہوں نے بڑی گرمجوشی سے اس وفد کا استقبال کیا اور بلاوجہ تکفیر کے فتاویٰ صادر کرنے کی بیماری کی سخت مذمت کی۔اس کے بعد انہوں نے اس وفد کو مجمع البحوث کے سربراہ شیخ فوزی زفزاف کے ساتھ ملنے کو کہا جنہوں نے یہ وعدہ کیا کہ اگر آپ ہمیں جماعت کی کتب فراہم کریں تو ہم نئے سرے سے پڑھ کر کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ انہیں کچھ کتب بھی مہیا کر دیں۔

اس دفعہ بھی ان کی طرف سے بہت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور بڑی آؤ بھگت کی گئی۔

مکرم شریف عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم شیخ فوزی زفزاف کے گھر کے برآمدے میں بیٹھے تھے جب انہوں نے کہا: آج جماعت احمدیہ کے علاوہ دین کی خدمت کرنے والی کوئی جماعت نہیں ہے۔ لیکن شاید یہ حق بات علی الاعلان کہنے کی جرأت ان میں نہ تھی۔

اس کے بعد الأزہر کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ انہیں کتابی شکل میں جماعت کے عقائد لکھ کر دیئے جائیں۔ چنانچہ یہ کتاب تیار کرنے کی تجویز حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش ہوئی تو حضور انور نے فرمایا: ''کرلیں، ان پر تو شاید کوئی اثر نہ ہو، ہاں اسی بہانے ایک کتاب بن جائے گی''۔

چنانچہ اس کے نتیجہ میں مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے مکرم تمیم ابو دقہ صاحب سے مل کر یہ کتاب تیار کی جس کا نام ہے: ''الجماعة ...... الأحمدية، عقائد، مفاهيم و نبذة تعريفية''۔ اس کتاب میں جماعت کے عقائد حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے حوالے سے بیان ہوئے ہیں۔

یہ کتاب اپریل 2005ء میں الأزہر کو پیش کی گئی لیکن بجائے اس کے کہ اس پر کوئی معقول ردّ عمل ظاہر کیا جاتا الأزہر والوں نے مزید مطالبے شروع کر دیئے مثلاً یہ کہ ہمیں فلاں اخبار اور فلاں مجلّہ اور فلاں کتاب چاہیئے حالانکہ انہیں قبل ازیں جملہ کتب کی سی ڈیز (CDs) اور بعض پرنٹڈ کتب دے دی گئی تھیں نیز مرکزی ویب سائٹ کا ایڈریس بتا دیا تھا کہ وہاں پر ہمارا تمام لٹریچر موجود ہے۔ بالآخر ساری کوششوں کا نتیجہ وہی ہوا جو حضور انور نے فرمایا تھا کہ ان پر تو کوئی اثر نہ ہوا، لیکن اسی بہانے کتاب بن گئی جسے اب جماعت احمدیہ کے تعارف کی غرض سے احمدی احباب بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

فائیو والیم کمنٹری کا عربی ترجمہ

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب بیان کرتے ہیں کہ 2004ء کی بات ہے کہ ہم ایک دن ڈاکٹر حاتم الشافعی صاحب ابن حلمی الشافعی صاحب کے گھر میں جمع تھے کہ تفسیر کبیر کے موضوع پر بات ہوئی کہ یہ قرآنی علوم ومعارف کا خزانہ ہے، لیکن چونکہ یہ تفسیر قرآن کریم کی تمام سورتوں کی نہیں ہے۔ اس لئے سب نے مشورہ دیا کہ حضور انور کی خدمت میں فائیو والیم کمنٹری میں سے ان حصوں کے عربی ترجمہ کی تجویز پیش کی جائے جن کی تفسیر تفسیر کبیر میں موجود نہیں ہے۔ جب یہ تجویز حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ دونوں تفسیروں کو یوں اکٹھا کرنے کی بجائے اس کا علیحدہ طور پر ترجمہ کر لیں، اس طرح عربوں کو دو تفسیریں میسر ہو جائیں گی۔

چنانچہ حضور انور نے یہ کام مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے سپرد فرمایا جنہوں نے فائیو والیم کمنٹری کی پہلی جلد کے ترجمہ کے کام میں مختلف دوستوں سے مدد لی اور خود اس کی نگرانی اور نظر ثانی کا کام سنبھالا۔ پہلی جلد دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلا حصہ اردو زبان میں دیباچہ تفسیر القرآن کے نام سے شائع شدہ ہے جبکہ دوسرے حصہ میں تفسیر سورۃ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر ہے۔ اسی طرح دیباچہ تفسیر القرآن کے بھی دو حصے ہیں پہلے حصہ میں ضرورتِ نزول قرآن، سابقہ کتب میں تحریف وتبدیل، آنحضرت ﷺ کے بارہ میں سابقہ کتب مقدسہ کی پیشگوئیاں اور کئی اعتراضات کا جواب ہے جبکہ دوسرا حصہ آنحضرت ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے عبارت ہے۔ کینیڈا میں مقیم ہمارے شامی احمدی مکرم نادر الحصنی صاحب پہلے ہی دیباچہ تفسیر القرآن کے پہلے حصہ کا کسی قدر ترجمہ کر چکے تھے لہٰذا مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے یہ حصہ ان کے ہی سپرد کر دیا۔ جبکہ سیرت النبی ﷺ والے حصہ کا ترجمہ مصر کے نو احمدی دوست مکرم فتحی عبدالسلام مبارک صاحب کو دیا اور خود تفسیر سورۃ فاتحہ و بقرہ پر مشتمل اس جلد کے دوسرے حصہ کا ترجمہ شروع کیا۔

ایک سال میں پہلی جلد کے ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا تو معلوم ہوا کہ صرف ترجمہ کے مواد کا حجم 1200 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، جبکہ مقدمات و فہرستیں وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ لہٰذا حضور انور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ فائیو والیم کمنٹری کی ہر جلد کا ترجمہ دو جلدوں میں شائع کیا جائے۔ یوں آخر پر اس تفسیر کا ترجمہ بھی تفسیر کبیر کی طرح دس جلدوں میں مکمل ہوگا۔ حضور انور کی منظوری سے طے پایا کہ پہلی جلد میں صرف دیباچہ تفسیر القرآن کے ترجمہ کی اشاعت ہو اور دوسری میں تفسیر سورۃ فاتحہ وبقرہ۔ اس طرح بفضل اللہ تعالیٰ 2006ء میں یہ پہلی جلد ''التفسیر الوسیط'' کے نام سے شائع ہوگئی۔

2005ء میں عرب دنیا میں عیسائیت کا بھرپور حملہ شروع ہو گیا اور حضور انور کی طرف سے اس کے ردّ میں پروگرام بنانے کا ارشاد ہوا نیز پروگرام الحوار المباشر شروع ہو گیا جس میں ہر ماہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب شرکت کے لئے تشریف لاتے تھے جس کی تفصیل بعد میں آئے گی، بہرحال اس مصروفیت کی وجہ سے مکرم ثابت صاحب اس ترجمہ کو پوری رفتار کے ساتھ جاری نہ رکھ سکے۔ تاہم وقتاً فوقتاً انہوں نے اپنی وفات تک فائیو والیم میں سے دو جلدوں کا ترجمہ مکمل کر لیا تھا۔ علاوہ ازیں بیچ بیچ میں سے اور آخری پارے کی بعض سورتوں کی تفسیر کا ترجمہ بھی کر لیا تھا۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی وفات کے بعد مکرم ہانی صاحب نے بقیہ تین جلدوں کے ترجمہ کو مختلف احباب پر تقسیم کرنے کی تجویز دی۔ ان احباب میں مکرم محمد العانی صاحب آف شام اور ڈاکٹر حاتم صاحب آف مصر آف شام قابل ذکر ہیں جن کی انگریزی زبان بھی اچھی ہے نیز عربی زبان پر بھی گرفت کافی مضبوط ہے۔ حضور انور کی منظوری سے مکرم محمد العانی صاحب اور ڈاکٹر حاتم صاحب کو ایک ایک جلد کے ترجمہ کا کام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ کام مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلام دشمن اور عیسائی پادری زکریا بطرس نے مختلف عیسائی چینلز پر اسلام کے خلاف مہم کا آغاز کیا جس میں سب سے زیادہ سخت حملہ 2003ء میں قبرص سے شروع ہونے والے ایک عیسائی چینل ''الحیاۃ'' کے ذریعہ کیا گیا جس پر ایک پادری نے اسلام اور نبیٔ اسلام اور قرآن پر حملہ شروع کیا۔

اس حملہ کی تفاصیل بتانے سے قبل اس پادری کے بارہ میں کچھ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

زکریا بطرس

اس پادری کا نام ''زکریا بطرس'' ہے اور اس کا تعلق مصر کے قبطی آرتھوڈکس چرچ سے ہے۔ یہ قاہرہ کے چرچ ''مارمرقس'' میں بطور کاہن کام کرتا رہا پھر آسٹریلیا میں اور بعد ازاں یہاں برائٹن انگلینڈ میں بھی کام کیا، بالآخر آرتھوڈکس چرچ سے استعفیٰ دے کر اسلام دشمن حملہ میں شامل ہو گیا۔

مصر عیسائیت کے فرقہ آرتھوڈکس کا مرکز مانا جاتا ہے۔ یہاں پر عرصہء دراز سے عیسائی اور مسلمان اکٹھے رہ رہے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف مذہبی منافرت پھیلانے سے پرہیز کیا جاتا ہے، بلکہ اب تو معاشرہ کا امن برقرار رکھنے کے لئے اس بارہ میں ملکی سطح پر قانون سازی بھی کی گئی ہے، جس کی بناء پر آرتھوڈکس چرچ سے منسلک کوئی پادری کھلے عام اسلام دشمنی پر مبنی مہم شروع نہیں کر سکتا۔ یہاں سے ہمیں اس پادری کے الحیاۃ چینل کی اسلام دشمن مہم میں شریک ہونے سے قبل آرتھوڈکس چرچ سے استعفیٰ دینے کی بات بھی سمجھ آ جاتی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آرتھوڈکس چرچ سے منسلک ہونے کی وجہ سے مصر میں اس پر دباؤ بڑھ جانا تھا اور اس حملہ کو روکے بغیر چارہ نہیں ہونا تھا۔ اور حقیقتاً ایسا ہی ہوا کہ جب آرتھوڈکس چرچ سے اس کا شکوہ کیا گیا تو چرچ نے واضح طور پر اس سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کیا کہ اس پر ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے۔

اس پادری نے اپنے پروگراموں میں خصوصی طور پر اُن روایات اور مسلمانوں کے ان عقائد کو موضوع بحث بنایا ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے قرآن کی حقیقی تعلیم سے دور ہونے کا باعث بنے اور بالآخر غلط فہمیوں اور بگاڑ نے تکلیف دہ صورت اختیار کر لی۔ مثلاً ناسخ ومنسوخ کے عقیدہ نے قرآن میں شک وریب کی راہ کھول دی، اور حدیث کو قرآن کریم پر حَکَم قرار دے کر قرآنی آیات کے منسوخ کرنے کے عقیدہ نے روایات کو قرآنی آیات پر بھی فوقیت دے دی۔

اسی طرح لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن کے عظیم الشان اعلان کے باوجود قتل مرتد کے اعتقاد نے اسلام کو دینی آزادی سلب کر دینے والے مذہب کے طور پر پیش کیا۔ خود تراشیدہ جنگ وجدال کے متشددانہ خیالات نے امن وسلامتی کے مذہب کو ایک خونی دین کے طور پر پیش کیا۔ ان تمام امور کے علاوہ اس پادری نے مختلف اسلامی فرقوں کے آپس کے اختلافات کو بھی پیش کر کے مختلف اعتقادات کا مذاق اڑایا اور سب سے زیادہ ان بے سروپا روایات اور خرافات کو پیش کیا جن کو مفسرین نے بغیر تحقیق کے ایک دوسرے سے نقل کیا ہے اور آج تک اپنی تقاریر اور وعظوں اور کتب میں ان کو نقل کرتے چلے آ رہے ہیں۔

اس پادری نے اپنے پروگرام کا نام أسئلة عن الإيمان رکھا، اور اسلام کے خلاف شکوک وشبہات پیدا کرنے کے علاوہ بعض ایسے عرب لوگوں کو بھی اپنے پروگرام میں دنیا کے سامنے پیش کیا جنہوں نے اس کے بقول اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر لی تھی۔

مختصر یہ کہ یہ ایک ایسا حملہ تھا جس کا مسلمان مخالفین کے پاس کوئی منطقی جواب نہ بن پڑا۔ اوّل تو اس حملہ نے مسلمانوں کو دفاعی پوزیشن پر لا کھڑا کیا تھا۔ لیکن دفاعی پوزیشن میں بھی ان کی حالت نہایت ہی بے سروسامانی کی تھی۔ عیسائی پادری مسلمان علماء کی کتب وتفاسیر کے حوالے نکال کر دکھاتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کا کوئی جواب ہے تو دو۔ اور کوئی ان امور کے ردّ میں بولنے والا ہو تو سامنے آئے۔ مناسب جواب نہ ملنے کی وجہ سے کئی کمزور ایمان لوگ اسلام سے نکل کر عیسائیت کی آغوش میں جا پہنچے۔ بعض عرب ممالک میں عیسائیت کی یہ یلغار اتنی شدید تھی کہ کثرت سے لوگ اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کے جال میں پھنسنے لگے۔ بلکہ ان میں سے بعض تو اسلام کے خلاف اس مہم میں بھی شریک ہو گئے۔

پادری نے جہاں تمام مسلمانوں کو للکارا وہاں بڑے بڑے مخالفین کو بلکہ الأزہر کے علماء کو بھی چیلنج دیا کہ اگر ہمت ہے تو وہ میرے سامنے آ کر ان امور کا جواب دیں جو انہی کی کتب سے پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن اس پادری کا منہ توڑ جواب دینے کی بجائے اسلامی دنیا میں مندرجہ ذیل ردّ عمل سامنے آئے:

1۔ بعض جوشیلے اور ناسمجھ مسلمانوں نے بدزبانی اور بدکلامی کے چند جملے بول کر یہ سمجھا کہ

باقی صفحہ 6 پر

مکرم بشارت نوید صاحب

جماعت احمدیہ ماریشس کا 50واں جلسہ سالانہ

حضور انور کا خصوصی پیغام۔ صدر مملکت ماریشس، منسٹرز ممبر آف پارلیمنٹ اور متعدد مذہبی و سماجی شخصیات کی شمولیت

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ماریشس کو مورخہ 16، 17اور 18 ستمبر 2011ء 50ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقعہ پر از راہ شفقت خصوصی پیغام بھجوایا اور مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب کو اس جلسہ میں مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کے لئے نامزد فرمایا۔

گزشتہ چار سالوں سے جلسہ سالانہ ماریشس Mauritius Freeport Exhibition Centre کے وسیع و عریض ایئر کنڈیشنڈ ہال میں منعقد کیا جا رہا ہے۔

جلسہ سے چند روز قبل ہی قریبی جزائر اور دوسرے مختلف ممالک سے مہمان بھی جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچنا شروع ہو گئے۔ مرکزی نمائندہ مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب مورخہ 13 ستمبر 2011ء کو جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ آپ خدا کے فضل سے 1970ء سے 1982ء تک ماریشس میں بطور امیر و مشنری انچارج خدمت کی توفیق پا چکے ہیں اور آپ کے پاس ماریشین شہریت ہے۔

معائنہ جلسہ گاہ

15 ستمبر 2011ء بروز جمعرات شام 6 بجے مکرم مولانا صدیق منور صاحب نے حسب روایات جلسہ سالانہ کی تیاری کا معائنہ کیا۔ مہمانِ خصوصی نے تمام اسٹالز اور مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ کے تفصیلی معائنہ کے بعد ایک تقریب میں بعد تلاوت اور نظم کارکنان جلسہ سے خطاب کیا۔

افتتاحی تقریب

مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ پھر بعد دوپہر 2 بجکر 45 منٹ پر مرکزی نمائندہ مکرم و محترم مولانا صدیق احمد منور صاحب نے جلسہ گاہ کے باہر لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس نے قومی پرچم لہرایا۔ بعدازاں افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور انور کا اس جلسہ کے لئے بھجوایا ہوا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام (اردو ترجمہ)

''پیارے ممبران جماعت ماریشس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کو 16، 17اور 18 ستمبر 2011ء سالانہ جلسہ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بابرکت اور کامیاب کرے۔ خدا کرے کہ آپ سب اس بابرکت اجتماع سے بے شمار روحانی برکات حاصل کرنے والے ہوں۔

یاد رکھیں یہ کوئی عام جلسہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس جلسہ کی اغراض میں سے ایک بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور اُن کی معلومات وسیع ہوں اور خدا کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے''۔ (آسمانی فیصلہ)

جلسہ کے دوران بے معنی باتوں میں اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ ہمیشہ دعاؤں اور استغفار میں مصروف رہیں جماعت کے صاحب علم مقررین کی تقاریر کو غور سے سنیں اور اپنے علم اور (۔) سے متعلق معلومات کو بڑھائیں اور اس طرح سے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں۔

یاد رکھیں بطور احمدی آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ نیکی، ایمانداری اور بھائی چارے کی بہترین مثال بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی مکمل پیروی کریں اور انہیں معمولی خیال نہ کریں بلکہ ہر حکم کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیں۔ اپنے رویہ اور عمل سے حضرت مسیح موعود کی عظیم توقعات کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مُریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی اُن کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46,47)

(۔) کرنا ہر احمدی کیلئے ضروری ہے اور جب ہم (۔) کرنے نکلیں تو ہمارا اعلیٰ نمونہ بہت ضروری ہے۔ میرے حال ہی کے ایک خطبہ میں مَیں نے سچائی کی اہمیت پر بڑا زور دیا تھا۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور مخلص جماعت ہیں۔ ہمیں سچائی کے اس پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانا ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے؟ اس کے لئے سب سے اہم اور ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنی روز مرہ کی زندگی میں اس کی اعلیٰ مثالیں قائم کریں۔ اس سچائی کا ایسے ہی مظاہرہ کرنا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا۔ ہمیشہ سچائی پر چلنا ہمارا سب سے اہم مشن ہونا چاہیے ویسے ہی جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کر کے دکھایا۔ ہم نے خود کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نمونہ میں خود کو رنگ لینا ہے۔ ہم خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور سچے اخلاق میں ڈھال کر ہی حضرت مسیح موعود کے مقدس مشن کو پورا کرتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو کامیابی کے ساتھ پوری دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔

ہماری کوششیں اور ہماری باتیں صرف اسی وقت بابرکت ثابت ہوں گی جب ہم ہر موقع اور ہر سطح پر سچائی کو اختیار کریں گے جب ہم اپنی زندگیوں کے ہر لمحہ اور ہر حالت میں سچائی کو اختیار کریں گے۔

میری آپ کو یہ بھی نصیحت ہے کہ ہمیشہ خلافت کے بابرکت نظام سے اخلاص کے ساتھ جڑے رہیں۔ آج (۔) کا دوبارہ زندہ ہونا صرف اور صرف نظام خلافت سے ہی ممکن ہے اس لئے آپ اس مقدس نعمت کے قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آئندہ نسلیں بھی اس بابرکت نعمت کے ساتھ جڑی رہیں اور خلافت احمدیہ کی حفاظت کرتی چلی جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ میں شرکت کرتے ہوئے آپ حضرت مسیح موعود کی اُن پُر درد دعاؤں کے بھی وارث بنیں گے جو آپ نے خاص طور پر اُن لوگوں کے حق میں کی ہیں جو اس جلسہ میں شامل ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود کی دعائیں اس طرح ہیں:۔

''بالآخر مَیں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دُور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور **تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو**۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین''۔

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

خدا کرے کہ حضرت مسیح موعود کی یہ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعائیں آپ سب کے ساتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نئی روح اور ایمان اور تقویٰ عطا فرمائے۔ آپ کو نئے جوش اور ولولے کے ساتھ آگے بڑھنے اور جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ نئی روح کے ساتھ (-) اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا خاص فضل اور رحم فرمائے۔

آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس)''

افتتاحی پروگرام

اس کے بعد امیر صاحب نے حاضرین جلسہ کو مرکزی نمائندہ مکرم و محترم مولانا صدیق احمد منور صاحب کا تعارف کروایا اور اُنہیں افتتاحی خطاب کی درخواست کی۔ مولانا صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر نیشنل سیکرٹری تربیت مکرم معیز سوقیا صاحب نے بعنوان ''معاشرتی برائیوں سے کس طرح خود کو اور اپنے بچوں کو محفوظ رکھا جائے'' کی۔ اس تقریر کے اختتام پر تمام حاضرین جلسہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست خطبہ جمعہ سنا اور دیکھا۔ مکرم امین جواہر صاحب نے خطبہ کا براہِ راست کریول زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ شام تین بجے حضور انور کا خطبہ جمعہ مکمل ہونے کے ساتھ ہی جلسہ کے پہلے روز کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرا روز

جلسہ کے دوسرے روز کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر مکرم فواد لال بہاری صاحب نے سورۃ التوبہ سے درس قرآن دیا جس کے بعد احباب جماعت نے اجتماعی ناشتہ میں شرکت کی۔

دوسرے روز کا پہلا اجلاس

جلسہ کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس مکرم حسن رمضان صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم شاہد قدیر صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''خلافت کا انعام اور ہماری ذمہ داریاں'' تھا۔

اجلاس کی دوسری تقریر ''اس سے زیادہ بات میں کون بہتر ہوسکتا ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے'' کے عنوان پر مکرم مولانا مظفر سدھن صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم نور الدین جمن صاحب نے نظم ''تیری محبت میں میرے پیارے'' ترنم سے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر ''جماعت احمدیہ کے حق میں نصرت خداوندی کے واقعات'' کے عنوان سے خاکسار (بشارت نوید) نے کی۔ اس کے ساتھ ہی دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد مکرم شمس وارث علی صاحب کی صدارت میں دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت اور نظم کے بعد ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر ''آج کے دور میں احمدی عورت کا کردار'' کے موضوع پر صدر مجلس انصار اللہ ماریشس مکرم صاحب مختار دین تیجو صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم مبارک بدھن صاحب نے ''سورۃ التوبہ کی آیت 128 میں بیان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ اعلیٰ اخلاق'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس کے آخر پر مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب نے تقریر کی۔ اس تقریر کے ساتھ ہی اس اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

خصوصی اجلاس

ساڑھے تین بجے شام غیر از جماعت مہمانوں کے لئے خصوصی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد جماعت ماریشس کے نیشنل سیکرٹری امور خارجہ مکرم مبارک بدھن صاحب نے مہمانوں کا تعارف کروایا اور مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مختصر خطاب کیا۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ میں شرکت کرنے پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ صدر مملکت ماریشس اور ایک بڑی تعداد میں حکومت اور اپوزیشن کے ممبر آف پارلیمنٹ اور دوسرے اہم مذہبی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔

امسال اس اجلاس میں مندرجہ ذیل غیر از جماعت مہمانوں نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے سماجی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے خوشی اور فخر کا اظہار کیا:

(1) The President of The Republic of Mauritius Sir Aneerood Jugnauth.
(2) Mr Jim Seetaram Minister of Business & Co-operative society.
(3) Mr Rajesh Jeetah Minister of Tertiary Education.
(4) Mr Kaviraj Ramano Member of National Assembly Representative of opposition party.

صدر مملکت نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں جماعت کو اس 50 ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور جماعت احمدیہ میں اس اصول کو بہت پسند کرتا ہوں کہ آپ دوسرے مذاہب اور معاشرے کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ آپ کو ایسی جماعت کے ممبر ہونے پر فخر کرنا چاہیے جو با اصول ہے اور سب کے ساتھ مل جل کر رہتی ہے۔

اس موقع پر مکرم اظہر بھنوں صاحب نیشنل سیکرٹری زراعت کی تصنیف کردہ کتاب ''علاج بذریعہ شہد اور زیتون'' کی تقریب رونمائی بھی عمل میں آئی۔

مرکزی نمائندہ نے اس اجلاس کے آخر پر خطاب فرمایا اور آخر پر آپ نے دعا کروائی جس کے بعد مہمانوں کو چائے پیش کی گئی۔

تیسرا دن

18 ستمبر 2011ء بروز اتوار جلسہ کے تیسرے اور آخری روز کا آغاز بھی بیت دارالسلام روز ہل میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر سے ہوا جس کے بعد محترم محمد امین صاحب نے سورۃ المومنون کی پہلی چند آیات کا درس دیا۔

اختتامی اجلاس

صبح 9 بجکر 30 منٹ پر جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز مرکزی نمائندہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد کموروز جزائر کی جماعت سے تشریف لائے نمائندہ مکرم سعید اٹمن صاحب نے اپنی جماعت کی طرف سے پیغام پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح مڈغاسکر سے تشریف لائے مقامی معلم مکرم امام زبیر صاحب نے بھی اپنے ملک کی طرف سے پیغام پڑھا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب نے ''نیکی اور بدی کے درمیان جنگ'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد امیر صاحب ماریشس مکرم موسیٰ تیجو صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''دین حق اور انسانی حقوق'' آخر پر مکرم امیر صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ خاص طور پر جلسہ میں ڈیوٹی دینے والے تمام کارکنان اور تمام مہمانوں کا جو دوسرے ملکوں سے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور اس جلسہ کو رونق بخشی۔ اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے نوجوانوں کو ایوارڈ اور اسناد پیش کی گئیں۔

گیارہ بجکر بیس منٹ پر مرکزی نمائندہ مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب نے حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب کیا۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حاضری جلسہ اور میڈیا کوریج

الحمدللہ اس جلسہ میں 2500 سوسے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ جماعت ماریشس کی ویب سائٹ پر ویب سٹریم کے ذریعہ بھی دنیا بھر میں یہ جلسہ براہ راست دیکھا اور سنا گیا۔ دنیا بھر میں بسنے والے ماریشین احمدی مردوزن نے اس جلسہ کو اس سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بڑی دلچسپی سے دیکھا اور سنا اور اپنے پیغامات بھجوائے۔ ملکی ٹی وی اور اخبارات نے اس جلسہ کو بھرپور کوریج دی۔

جلسہ کے اختتام پر کارکنان نے بڑی مستعدی اور محنت کے ساتھ جلسہ کے انتظامات کو سمیٹا۔ دعا ہے اللہ سب کی خدمت اور محنت قبول فرمائے، ہمیشہ اسی لگن اور محنت کے ساتھ جلسوں کے انعقاد کی توفیق دیتا رہے اور اس کے ذریعہ ہمارے ایمانوں کو تقویت عطا فرمائے۔ (آمین)

(الفضل انٹرنیشنل 27 اپریل 2012ء)

بقیہ صفحہ 4 مصالح العرب۔ عرب اور احمدیت

دفاع اسلام کا فریضہ ادا ہو گیا ہے۔

2۔ کچھ لوگوں نے انفرادی طور پر پادری کے پیش کردہ مسلمانوں کی کتب کے حوالوں کی مختلف تاویلوں کے ذریعہ سے جواب دینا شروع کر دیا جس نے موقف کو مزید کمزور کر دیا۔

3۔ بعض ہمت ہار کر اس بے بسی پر خدا کے حضور مدد کے لئے گریہ وزاری کرنے لگے کہ اے خدایا تو خود ہی کسی کو کھڑا کر جو ان کا منہ بند کرے۔

4۔ اور بعض نے یہ فتویٰ جاری کیا کہ اس چینل کو نہ دیکھا جائے اور اس کو کوئی جواب نہ دیا جائے، بلکہ اس موضوع کو نہ کسی خطبہ اور نہ درس میں ذکر کیا جائے اور یہ رائے ازہر کے بعض شیوخ کی تھی۔

بہر صورت کسی طرف سے کوئی ایسا مدمقابل نہ آیا کہ اس دشمن اسلام کے دانت کھٹے کرے اور اس کی تدبیروں کو خود اس پر ہی الٹا دے۔

تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

جہاں تک جماعت کی استطاعت کا تعلق ہے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ساری جماعت اپنی ساری دولت بھی لٹا دے تو اس وقت جو بھوک کا دن آ گیا ہے اس کو دور نہیں کر سکتی۔ آٹے میں نمک کے برابر بھی ہمارے اندر توفیق نہیں کہ ہم ان لوگوں کی تکلیف دور کر سکیں...... پیشتر اس کے کہ میں تحریک کرتا میں نے تمام افریقہ کے (مربیان) کو یہ لکھوایا ہوا ہے کہ آپ پوری طرح جائزہ لیں کہ کس طرح ان غریبوں کی جماعت مدد کر سکتی ہے؟ کونسا بہترین ذریعہ ہے اور اس میں مسائل کیا درپیش ہوں گے...... میں جو تحریک کر رہا ہوں وہ اس وجہ سے کر رہا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ کام ہماری طاقت سے بڑھ کر ہے ہماری نیت یہ ہونی چاہئے کہ ہم اپنے رب کے حضور اپنے ضمیر کو مطمئن پائیں، ہمارے دل میں یہ تسکین ہو کہ ہم بھی ان لوگوں میں شامل تھے جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے...... یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ان لوگوں میں سے بنایا ہے، قطع نظر اس کے کہ وہ مسلمان ہیں یا غیر مسلم ہیں احمدی ہیں یا دشمن ہیں احمدیت کے۔ جہاں بھی تکلیف ہوگی وہاں جماعت احمدیہ ضرور تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔

چنانچہ ابھی کراچی میں کچھ عرصہ پہلے جب بہت خطرناک بارش ہوئی اور بہت ہی زیادہ تکلیف پہنچی ہے غریب گھرانوں کو تو احمدی عورتیں لجنہ کی جو کچھ ان کے بس میں تھا کوئی کمبل، کپڑے، کوئی کھانا لے کر غریبوں کے گھر پہنچیں اور خدمت شروع کی...... جس قوم نے مظالم کی حد کر دی تھی جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے یا آئندہ پہنچے گی تو تب بھی انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پیش پیش ہوگی اور جہاں تک جیبوں کا تعلق ہے یہ نہ میں نے بھری تھیں نہ آپ نے بھری ہیں یہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اور اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کا نقشہ یہ کھینچا ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ہم نے جو ان کو عطا کیا اس سے وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور جتنا وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں ہم عطا کرتے چلے جاتے ہیں۔

(خطبات طاہر جلد 3 ص 650)

ہومیو ڈاکٹر نذیر صاحب مظہر صاحب

خارش Scabies کی وجوہات اور علاج

(آسان سوال وجواب کی شکل میں)

خارش (Scabies)

س: خارش کسے کہتے ہیں اور یہ کس طرح پھیلتی ہے؟
ج: خارش جلد کا ایک چھوت دار مرض ہے جو ایک کیڑے کے ذریعے پھیلتا ہے۔
س: خارش کن لوگوں کو ہوتی ہے؟
ج: خارش نا صاف جگہوں اور گنجان آباد جگہوں میں رہائش رکھنے والوں کو لاحق ہوتی ہے۔
س: یہ کس طرح پھیلتی ہے اور زیادہ تر کس عمر کے لوگوں کو لگتی ہے؟
ج: یہ بے حد چھوت دار مرض ہے۔ عموماً 15 سال سے کم عمر کے بچے اس کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔
س: اس کی سب سے بڑی علامت کیا ہے؟
ج: اس کی اہم علامت کھجلی ہے جو رات کو نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔
س: کیا گرم پانی کے غسل کی وجہ سے خارش بڑھتی ہے؟
ج: جی ہاں! گرم پانی سے غسل کے بعد بھی شدت کے ساتھ محسوس ہوتی ہے کیونکہ جسم میں حرارت بڑھنے کی وجہ سے جراثیم کی سرگرمیاں بھی تیز ہو جاتی ہیں۔
س: عموماً جسم کے کن حصوں پر خارش زیادہ ہوتی ہے؟
ج: ان میں جنسی اعضاء انگلیوں کی درمیانی جگہیں، کلائیوں کی سامنے والی سطح، کہنیوں کے ارد گرد، بغلوں کے نیچے، پستانوں کے نپل، ازار بند والی جگہ مقعد کا نچلا حصہ اور خصیے شامل ہیں۔
س: شیر خوار بچوں میں ان جراثیم کا کیسے پتہ چلتا ہے؟
ج: شیر خوار بچوں کی ہتھیلیوں پر سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں جو باریک اور لہر دار سی ہوتی ہیں یہ بھی اسی کیڑے کے سبب ہوتی ہیں۔
س: زیادہ تر یہ کس قسم کی ہوتی ہیں اور کن لوگوں میں ان کی شناخت مشکل ہوتی ہے؟
ج: کبھی کبھی اتنی باریک ہوتی ہیں کہ بمشکل دکھائی دیتی ہیں جو لوگ صاف ستھرے رہتے ہیں ان کے جسم پر موجود انفیکشن اس صفائی کی وجہ سے با آسانی دکھائی نہیں دیتا۔
س: اس کی جسامت کتنی ہوتی ہے؟
ج: اس کیڑے کی مادہ، کا جسم تقریباً 0.4 ملی میٹر ہوتا ہے۔
س: یہ کس طرح اور کس جگہ پرورش پاتی ہے؟
ج: انسانی جلد کی بیرونی تہہ کے نیچے سرنگ بنا کر وہاں انڈے دیتی ہے۔
س: بعد میں یہ کیا عمل اختیار کرتے ہیں؟
ج: یہ انڈے بعد میں لاروا کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور بالوں کی جڑوں کے گرد اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔
س: کیا یہ ایک شخص سے دوسرے شخص میں بھی منتقل ہو جاتے ہیں؟
ج: جی ہاں! متاثرہ شخص جس دوسرے شخص سے ملتا جلتا یا چھوتا ہے یہ لاروے اس کی جلد میں بھی منتقل ہوتے رہتے ہیں۔
س: کیا یہ کیڑا خاندان کے افراد میں ایک دوسرے تک منتقل ہوتا رہتا ہے؟
ج: عام طور پر افراد خاندان میں یہ کیڑا ایک دوسرے تک پہنچتا رہتا ہے۔
س: زیادہ تر یہ کس وجہ سے ایک سے دوسرے افراد میں منتقل ہوتا ہے؟
ج: جو لوگ دوستوں کے ساتھ کپڑوں وغیرہ کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ خصوصاً اس خطرے کو مول لیتے ہیں ایک دوسرے کا ہاتھ زیادہ دیر تک تھامے رکھنا بھی اس مرض کے پھیلاؤ کا ذریعہ بن سکتا ہے۔
س: اس کا علاج کس طرح شروع کرنا چاہئے؟
ج: یہ چونکہ متعدی ہے اس لیے تمام افراد خاندان کا ایک ساتھ علاج شروع ہونا چاہیے۔
س: اس کا پرانا اور مؤثر علاج کیا ہے؟
ج: سب سے پرانا اور مؤثر طریقہ، گندھک اور سرسوں کے تیل کا لیپ لگانا ہے۔
س: یہ لیپ کس طرح تیار کیا جاتا ہے؟
ج: گندھک کو ہلکی آگ دے کر پگھلا لیتے ہیں اس طرح پگھلی ہوئی دو چیچ گندھک کو آٹھ چیچ سرسوں کے تیل میں ملا لیا جاتا ہے۔
س: لیپ لگانے کا کیا طریقہ ہے؟
ج: پہلے اچھی طرح صابن سے نہا لیں اور اس کے بعد جسم پر لیپ کر لیں، چند گھنٹے کے بعد دوبارہ نہائیں، یا رات کو لگائیں اور صبح نہائیں۔
س: یہ عمل کتنے دن کرنا چاہیے اور اس کا کیا طریقہ ہے؟
ج: یہ عمل متواتر تین رات کیا جاتا ہے کپڑے وہی رکھے جانے چاہیں جو پہلی رات کو پہنے ہوئے تھے آخری بار لگانے کے دس بارہ گھنٹے بعد گرم پانی اور صابن کے ساتھ غسل کر کے تمام کپڑے بنیان انڈر ویئر اور اوپر پہننے والوں سمیت تبدیل کر لیں بستر اور چادریں گرم پانی میں اُبال کر دھو لیں۔
س: علاج کے دوران مریض کو کیا استعمال کرنا چاہیے؟
ج: علاج کے دوران مریض کو ہلکی پھلکی غذا دیں ترجیحاً سیب، کینو، مالٹے، انناس، ناشپاتی، اور خربوزے کے جوس پلائے جائیں۔
س: اسے کتنا عرصہ پینا چاہیے؟
ج: اسے ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ تک پیتے رہیں۔
س: خارش کا مفرد طبی ادویہ کے ذریعے علاج کیا ہے؟
ج: عناب 1/2 کلوگرام گرائینڈ کر کے چھان کر گٹھلیوں والا حصہ پھینک دیں اور باقی سفوف رکھ لیں۔ رات کو چار چیچ پانی میں بھگو کر صبح پی لیا کریں ہر قسم کی پرانی الرجی وخارش کا مؤثر علاج ہے۔ بہت دفعہ کا آزمایا ہوا ہے کم از کم پندرہ دن استعمال کریں۔
س: خارش کا مرکب طبی ادویہ کے ذریعہ علاج کیا ہے؟
ج: لگانے کی دوائیں:
☆ لگانے کے لئے درج ذیل نسخہ مفید ومؤثر ہے۔ گندھک، کافور، نیلا تھوتھا، مردار سنگ، کمیلہ ہر ایک تین گرام گرائینڈ کر لیں اور بیس ملی لیٹر تیل سرسوں میں ملا کر جسم پر مل لیا کریں۔ خارش کے لیے خواہ وہ خشک ہو یا تر بہت مؤثر ہے۔
☆ ست پودینہ، مشک کافور، گندھک، بورک ایسڈ، زنک (جست جلا ہوا) ہر ایک تین گرام گرائینڈ کر کے ویزلین یا تیل سرسوں 20 گرام میں اچھی طرح ملا لیں۔ ہر قسم کی خارش، پھوڑے، پھنسی، چنبل، دھدر پر لگائیں، حد درجہ مفید علاج ہے۔
کھانے کی دوائیں:
تخم نیم، عناب، شاہترہ، چرائتہ، منڈی، سچی بوٹی (دہماسہ یا کنڈیاری بوٹی) سب کو گرائینڈ کر کے چھان کر رکھ لیں۔ ایک تا دو چیچ پانی میں بھگو کر صبح، شام استعمال کریں۔ ہر قسم کی خون کی خرابیوں خارش، پھوڑے، پھنسی، چنبل، دھدر، پرانی الرجی، ایگزیما کے لیے حد درجہ مفید علاج ہے۔ چند ماہ تک استعمال کرنا ضروری ہے، خون میں گرمی وجوش پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔
س: دواخانوں کی تیار کردہ دوائیں خارش، پھوڑے، پھنسی، چنبل، دھدر کے لیے کون سی ہیں، جو تیار شدہ ہوں اور خود تیار کرنا نہ پڑیں؟
ج: معجون شاہترہ یا معجون عشبہ یا معجون منڈی یا معجون چوب چینی
س: خارش کا ہومیوپیتھی میں علاج کیا ہے؟
ج: خارش کے لیے سلفر 200، رسٹاکس 200 ہفتہ میں ایک بار
خشک خارش کیلئے بیلاڈونا 200، سلفر 200 ملا کر
☆ مرک سال 200، رات کو 3 دن روزانہ ایک خوراک پھر ہفتہ وار
☆ آرسنک 30، ریڈیم برومیٹم 30، کالی میور 30، 30 طاقت میں روزانہ تین، چار مرتبہ ان مذکورہ بالا مرکبات میں سے کوئی مرکب بنا کر استعمال کریں سبھی مفید ہیں۔
س: ہومیوپیتھی میں خارش کا پیٹنٹ علاج جو کسی کمپنی کا تیار کردہ ہوتا ہے بتائیں؟
ج: ہومیوپیتھی میں درج ذیل نمبر باہم ملا کر استعمال کریں۔ خارش خواہ الرجی کے سبب سے ہو یا کسی اور سبب سے بفضلِ خدا دور ہو جاتی ہے۔
M82,M21,M23,M68,M65
س: خارش کا بائیو کیمک علاج کیا ہے؟
ج: ہر قسم کی خارش کے لیے سلیشیا، نیٹرم سلف، نیٹرم میور تمام 6x میں ملا کر دیں۔ بالغان کو چار گولیاں، بچوں کو دو گولیاں دن میں تین، چار مرتبہ استعمال کرائیں۔ خون میں گرمی پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کریں۔
مظہر فارما کی تیار کردہ دوائی زنکوسین پاؤڈر جو جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ہے۔ ہر قسم کی خون کی خرابیوں کے لیے مفید ومؤثر ہے۔
☆ کیپسول مصفّی اعظم ہر قسم کی خون کی خرابیوں کے لیے مفید ہے۔
☆ الرجی کیور سیرپ ہر قسم کی خارش والرجی کے مؤثر ہے۔
☆ کیپسول الرجی ہر قسم کی خارش والرجی اور خون کی خرابیوں کے لیے مفید ہے۔
☆ لگانے کے لیے امپریل جلدی مرہم تیل میں ملا کر خارش، پھوڑے، پھنسی، دھدر، چنبل وغیرہ کے لیے بہت مؤثر ہے۔
س: کیا کثرت سے پانی پینے سے خارش والرجی سے افاقہ رہتا ہے؟
ج: جی ہاں! دیگر دواؤں کے ساتھ پانی کا کثرت استعمال خون کو ٹھنڈا رکھتا ہے اور بطور معاون علاج بہت مفید ہے۔
س: خارش کے مریض کا علاج عموماً کس طرح شروع کیا جاتا ہے؟
ج: فوری سکون کے لیے کسی ایلوپیتھی کھانے یا لگانے کی دواء استعمال کریں۔ اس کے ساتھ ہومیو، ہربل یا بائیو کیمک دواء جو بھی میسر آسکے استعمال کریں۔ یاد رکھیں کہ ایلوپیتھی دواء سے صرف وقتی فائدہ ہوگا جونہی دواء کا استعمال ترک کریں گے۔ مرض دوبارہ لوٹ آئے گا۔ ایلوپیتھی ادویات کے بے تحاشا ذیلی بداثرات ہیں۔ اگر ایک طرف سے افاقہ ہوگا تو کئی ایک دوسرے عوارض بھی پیدا ہو جائیں گے۔

تفصیلی معلومات کیلئے ہماری ویب سائٹ ملاحظہ کیجئے
www.drmazhar.com

سانحہ ارتحال

مکرم محمد جمیل فیضی صاحب سیکرٹری مال دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی برادرم مکرم رشید احمد فیضی صاحب ولد مکرم الحاج محمد علی فیضی صاحب مورخہ 23 جون 2012ء کو بقضائے الٰہی 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اگلے دن صبح آٹھ بجے گلبرگ لاہور میں آپ کی نماز جنازہ مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین ہانڈو گجر کے احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ اس موقعہ پر دعا مکرم حفیظ احمد فیضی صاحب نے کروائی۔ مرحوم مکرم احمد لطیف فیضی صاحب نائب امیر ضلع راولپنڈی کے تایا تھے۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم قمر احمد فیضی صاحب، ایک بیٹی، تین بھائی، ایک بہن، 3 نواسے نواسیاں اور 4 پوتے، پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی بیٹی بنگلہ دیش میں ہے جو بوقت وفات نہیں آ سکیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ عظمیٰ مجیب صاحبہ ڈیفنس لاہور تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کے بڑے بھائی مکرم راجہ شہزاد حیدر صاحب ابن مکرم راجہ بشیر احمد مظفر صاحب پی آئی اے کراچی برین ٹیومر کی وجہ سے مورخہ 9 جون 2012ء کو امریکہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر 57 برس تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 11 جون 2012ء کو میامی امریکہ میں مکرم محمد سعید خالد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد از تدفین دعا کروائی۔ مرحوم نے ایک بیٹا بعمر 16 سال اور بیوہ سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے

سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

0476212762-0301-7970654

ربوہ میں طلوع وغروب 27 جون

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	7:20

بجلی کی بندش اور غیر اعلانیہ تعطل

ربوہ میں بجلی کی شدید لوڈ شیڈنگ روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ یہ لوڈ شیڈنگ غیر اعلانیہ ہوتی ہے اور مسلسل کئی کئی گھنٹے بجلی کی رو معطل رہتی ہے اور جب بجلی کی رو جاری ہوتی ہے تو وہ بھی چند منٹ کیلئے جاری ہوتی ہے اور پھر جلد ہی بند ہو جاتی ہے۔ یا پھر جھٹکے لگانے شروع کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے الیکٹرانک اپلائنسز کو شدید نقصان ہوتا ہے۔ کئی دفعہ بجلی کے وولٹیج بہت کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ نا قابل استعمال اور نقصان دہ ہو جاتی ہے۔ شدید گرمی اور لوڈ شیڈنگ کے طویل دورانیے کی وجہ سے بچے اور بڑے سب ہی تکلیف میں ہیں۔ نہ دن کے وقت آرام کرنے کا موقع میسر ہوتا ہے اور نہ ہی رات کو یہ غنیمت میسر آتی ہے۔

بجلی کی رو مسلسل کئی کئی گھنٹے بند رہنے کی وجہ سے پانی کی دستیابی میں بھی شدید دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عوام نے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ اس معاملے میں غور کر کے اور اس تکلیف دہ لوڈ شیڈنگ کو ختم کر کے عوام کی پریشانیوں کے دور کرنے کا کچھ تو انتظام کریں۔

تریاق مثانہ کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 047-6212434

FR-10